خیال اپنا اپنا

بارہ کروڑ پاکستانی عوام سوال کرتے ہیں؟

O کیا ملک میں حالیہ بد نظمی۔ منافرت۔ افراتفری۔ خوف و ہراس جمہوریت کی اساس ہیں یا لوازمات؟

O کیا پاک فوج کی مداخلت ملک کے سیاسی نظم و نسق میں عدم تحفظ و عدم استحکام کی آئینہ دار نہیں؟

O کیا حالیہ سیاسی تفرقہ بازی، کشیدگی اور منافرت کا انجام جگ ہنسائی اور پھر خانہ جنگی کا پیش خیمہ نہیں ہے؟

O آئندہ مجوزہ انتخابات کے نتائج کون قبول کرے؟ گا حسب سابق "دھاندلی" اور "میں نہ مانوں" میں نئے مسائل پیدا نہ ہوں گے؟

O آخر ہم یہ "جمہوری تماشا" کب تک دیکھتے رہیں گے؟ پاکستان کی بینتالیس سالہ تاریخ کے سیاہ اوراق جمہوریت کی ناکامی کا مرثیہ نہیں ہیں؟

O کیا مفاد پرست، شکست خوردہ، لاوارث اور بیرونی ایجنٹ سیاست دانوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ وہ نہ صرف حکومتی امور چلانے میں نااہل ہیں بلکہ وطن سے بھی مخلص نہیں۔

O کیا آئندہ انتخابات میں امن وامان کی ضمانت دی جا سکتی ہے؟

O کیا اندرونی اور بیرونی خطرات کے اندیشے اور ان کا سد باب پاک فوج کی ذمہ داری نہیں ہے؟

O کیا کسی بھی سیاسی اتحاد، سابق یا برسرِ اقتدار حکمرانوں کے مقاصد و منشور میں "نفاذِ اسلام" کا نکتہ شامل ہے؟

O جب شریعت قبول نہیں تو امن کی تلاش بے کار ہے اور مارشل لاء کو بطور تازیانہ عبرت ضرور آنا پڑے گا۔ جی ہاں!

O اندریں حالات مسلمان شریعت کی بالادستی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ زخموں سے چور "ممتوعہ جمہوریت" اور اس کے ہوس پرست "عارضی خصموں" میں ہرگز ہرگز حکومت سنبھالنے اور چلانے کی سکت نہیں البتہ کوئی طاقتور انقلاب ہی ملک کی موجودہ صورت حال کنٹرول کر سکتا ہے۔ اور وہ صرف اور صرف دینی انقلاب ہے۔ دینی قوتوں کا اتحاد ہے۔ لیکن۔

جب میں کہتا ہوں مرے اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

(غمزدہ عبدالواحد بیگ الرحوم پینٹرز تھلہ سادات ملتان)